© rasailojaraid.com

حضرت مولانا

حافظ محمد لقمان سلفی

رحمۃ اللہ علیہ

غازی محمد رمضان یوسف سلفی
ایڈیٹر صدائے ہوش لاہور

15 جون 2002ء کی صبح کی تلخ نوائی مجھے ہمیشہ یاد رہے گی اس روز صبح میں نے نو بجے کے قریب جامعہ سلفیہ فون کیا تو محترم چوہدری محمد یاسین ظفر صاحب پرنسپل جامعہ سے یہ روح فرسا خبر سن کر نہایت صدمہ ہوا کہ رات حافظ محمد لقمان سلفی وفات پا گئے۔ میرے لئے یہ خبر اس لئے بھی حزن وملال کا باعث تھی کی کہ مرحوم میرے نہایت پیارے بزرگ دوست مولانا محمد عبداللہ گورداس پوری حفظہ اللہ کے لخت جگر تھے۔ اگرچہ حافظ محمد لقمان سلفی رحمہ اللہ سے میرا کوئی زیادہ تعلق یا ملاقاتیں نہیں ہوئیں۔ ان سے فقط ایک بار ہی ملاقات ہوئی تھی اور انہوں نے جس خلوص ومحبت اور اپنی شیریں گفتار سے مجھے متاثر کیا اس کا تاثر اب تک دل میں ہے۔ میں نے حافظ لقمان صاحب کا نام پہلی بار اپنے دوست مولانا حبیب الرحمٰن خلیق، مدرس دارالقرآن والحدیث جناح کالونی فیصل آباد، اور حافظ محمد انس مدنی بن امام عبدالستار سلفی دھلوی کراچی سے سنا۔ دونوں دوستوں نے اتنے پیارے اسلوب میں اپنے اس ساتھی کا تذکرہ کیا کہ میں اس پیکر مہر ووفا کی دید کا مشتاق ہوا۔ یکم اکتوبر 1999 کو میرے ایک عزیز دوست مولانا عبدالرشید سیال صاحب نے حافظ لقمان صاحب کی مسجد میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمانا تھا انہوں نے مجھے ساتھ چلنے کی خواہش فرمائی، پھر اس روز میاں چنوں کے نواح مین ہی ایک کانفرنس منعقد ہو رہی تھی اور اسمیں کراچی سے حضرت مولانا محمد ادریس سلفی صاحب اور مولانا محمود حسن صاحب تشریف لا رہے تھے۔ لہٰذا میں نے ان دوستوں سے ملاقات کی خاطر رخت سفر باندھا اور میاں چنوں پہنچ گیا۔ نماز جمعہ کے بعد حافظ محمد لقمان سلفی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ وہ مسجد میں ہی آرام فرما تھے۔ خوبصورت نورانی چہرہ، کشادہ پیشانی، روشن آنکھیں، تراش خراش سے محفوظ لمبی داڑھی جو مہندی سے رنگی ہوئی، درمیانہ قد، صاف ستھرا لباس زیب تن۔ میں نے محبت عقیدت سے ان کی خدمت میں سلام عرض کیا اور مصافحہ کیلئے ہاتھ آگے بڑھادیا۔ وہ بھی محبت سے ملے سلام کا جواب دیا، جب میں نے انکو اپنا نام بتایا تو بہت زیادہ خوش ہوئے۔ جماعتی رسائل میں میرے مضامین کی تحسین کی اور حوصلہ افزائی فرمائی۔ دوران گفتگو انہوں نے اپنے بعض دوستوں حافظ محمد ادریس سلفی، حافظ محمد انس مدنی کراچی اور مولانا حبیب الرحمٰن خلیق صاحب کا حال احوال پوچھا۔ ان سے بیس پچیس منٹ کی یہ مجلس خوب رہی اور انہوں نے اپنی خوش گفتاری اور عزوبت لسان سے خوب محظوظ کیا۔ نماز مغرب سے کچھ پہلے میں دوبارہ ان کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور ان سے کچھ دیر گفتگو کا موقع ملا۔ وہ سچے مسلمان تھے ان کے قلب وذہن میں قران و حدیث کی سچی محبت گھر کیئے ہوئے تھی۔ اسلام کی نشر واشاعت کا جذبہ صادقہ ان کے من میں سمایا ہوا تھا۔ بلا شبہ انہوں نے اپنی ہمت اور بساط کے مطابق اپنے علاقے مین دعوت دین کو پھیلانے میں خوب سرگرمی سے کام کیا اور نیک نام ہوئے۔ علمی اور عملی اعتبار سے وہ اپنے والد بزرگوار کی پہچان تھے۔ وہ اپنے شہر کے جلیل القدر عالم دین، بلند پایہ واعظ، نہایت صالح متقی پرہیزگار، خلیق ملنسار، منکسر المزاج، خوش مزاج اور صوفی منش انسان تھے۔ اپنوں نے تکلفات سے آزاد سادہ زندگی بسر کی اور ہمیشہ دین داری کو اوڑھنا بچھونا بنائے رکھا۔

خدمت دین کیلئے جو سبق انہوں نے بچپن میں اپنے والد بزرگوار مولانا عبداللہ صاحب سے پڑھا تھا ہمیشہ اس پر کاربند رہے اور نامساعد حالات کے باوجود دعوت دین کو پھیلانے میں مصروف عمل رہے۔ بلا شبہ وہ نیک اطوار والدین کی نیک اولاد تھے۔ ہمیشہ وہ کام کیا جس سے اللہ کی رضا اور والدین کی نیک نامی ہو۔

حافظ محمد لقمان سلفی 1949 میں رائے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ونڈ میں پیدا ہوئے۔ ان دنوں مولانا عبداللہ گورداس پوری صاحب وہاں کی جامع مسجد میں آئے اور یہاں مرکزی جامع مسجد اہلحدیث میں پنج وقتہ نماز کی امامت اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے لگے۔ حافظ لقمان صاحب نے بورے والہ میں ہی شعور کی آنکھ کھولی اور تعلیم و تعلم کی راہ پر گامزن ہوئے۔ وہ جس پاکیزہ ماحول میں پلے بڑھے اس کے اثرات تمام عمر ان کے قلب و ذہن پر مرتسم رہے۔ ان کے گھر کا ماحول خالص دینی تھا۔ والد بلند پایہ عالم دین عظیم دینی راہنما، والدہ نیک تقوی شعار، بھائی بہن تمام اسلامی تعلیم کے زیور سے آراستہ، ایسے روحانی ماحول میں انہوں نے تعلیم و تربیت کی منزلیں طے کرنا شروع کیں۔ 1957 میں مرکزی جامع مسجد اہلحدیث بورے والہ میں مدرسہ محمدیہ کی بنیاد رکھی گئی۔ بطل حریت حضرت مولانا سید داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ جو اس وقت مرکزی جمعیت اہلحدیث کے صدر تھے انہوں نے اس مدرسہ کی بنیاد رکھی۔ اس علاقے میں یہ بڑا کامیاب مدرسہ تھا جب تلک مولانا عبداللہ صاحب صحت یاب رہے خود بچے اور بچیوں کو ترجمۃ القرآن اور قرآن مجید ناظرہ پڑھاتے رہے جبکہ شعبہ حفظ کیلئے الگ استاد تھا۔ اس مدرسے سے جن جلیل القدر علماء نے پڑھا اور وہ آگے چل کر بلند مقام پر فائز ہوئے، ان میں حافظ عبدالستار حسن شیخ الحدیث کوٹ ادو، قاری محمد رمضان صاحب سینئر مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد، اور پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی کے اسم گرامی نمایاں ہیں۔ اس مدرسے سے حافظ لقمان سلفی نے 9 سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا۔ دو سال وہ ماہ رمضان میں گھر کے افراد کو نماز تراویح میں قرآن سناتے رہے اور دو بار انہوں نے جامعہ ثنائیہ ساہیوال میں نماز تراویح میں قرآن سنایا۔ حفظ قران کے بعد حافظ صاحب نے قاری تاج محمد کوٹ عبدالحکیم ضلع خانیوال سے تجوید پڑھی۔ اس کے بعد جامعہ سلفیہ چلے آئے اور یہاں سے انہوں نے درس نظامی کی مکمل تعلیم حاصل کی۔ دوران تعلیم ہی وہ مختلف مساجد میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے رہے۔ جامعہ سلفیہ میں جن عظیم المرتبت اساتذہ کرام سے انہوں نے اکتساب علم کیا ان کے نام یہ ہیں۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ محمد گوندلوی، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ بڈھیمالوی، مولانا علی محمد سلفی، حافظ شریف اللہ، ڈاکٹر سلیمان اظہر، مولانا محمد صدیق لائلپوری۔ 1974 میں جامعہ سلفیہ سے سند فراغت حاصل کرنے کے بعد ان کا داخلہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ ہوگیا۔ وہاں آپ نے خوب دل لگا کر عرب شیوخ سے استفادہ کیا۔ اور 1980 میں قران و حدیث سے دامن بھر کر وطن واپس تشریف لائے۔ مدینہ یونیورسٹی میں دوران تعلیم حافظ صاحب کو جن لائق اور ذہین طلبہ کا ساتھ ملا ان میں مولانا عبدالستار الحماد، مولانا محمد ادریس سلفی کراچی، مولانا محمد داؤد مدنی، مولانا انس مدنی کراچی، مولانا الیاس سلفی کراچی اور مولانا حبیب الرحمٰن خلیق فیصل آباد کے نام قابل ذکر ہیں۔ قیام مدینہ میں آپ اکثر مسجد نبوی میں درس حدیث ارشاد فرماتے تھے۔ وطن واپس آ کر بھی انہوں نے دعوت و تبلیغ کا کام جاری رکھا۔ آپ ایک سال سرگودھا میں خطیب رہے۔ کئی برس جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن میں مدرس رہے اور آخری 18 سال میاں چنوں کی مرکزی جامع مسجد میں وعظ و خطابت اور درس و تدریس میں گزار دیئے۔ ان کے وعظ کی اثر آفرینی سے بہت سے لوگ متاثر ہوئے اور انہوں نے قران و سنت کو اپنی زندگی کا جزو لاینفک بنا لیا۔ بہت سے لوگوں نے ان کا وعظ سن کر غیر شرعی رسوم و عوائد سے توبہ کی اور وہ سنت کے عامل بنے۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ حافظ صاحب کو اس کا اجر عظیم ضرور عطا فرمائیں گے ان شاءاللہ۔

حافظ صاحب عالم باعمل، علم دوست، عالی کردار اور بلند مقام انسان تھے۔ دوسروں کی خیر خواہی انکا مقصد حیات تھا، ہمیشہ ورع و عفاف کی چادر اوڑھ کر رہے۔ ان کے دوست احباب ان کی تقویٰ شعاری سادگی، اور خوش مزاجی کے واقعات بیان کرتے ہیں۔ میرے محترم حبیب الرحمٰن خلیق صاحب نے مدینہ یونیورسٹی میں دوران تعلیم کا ان کا ایک واقعہ بیان کیا کہ...... ایک بار حافظ صاحب رات کا کھانا کھا کر چہل قدمی کیلئے جامعہ سے باہر سڑک پر ٹہل رہے تھے۔ وہاں سے پولیس کی گاڑی گزری انہوں نے دیکھا کہ ایک آدمی تہبند باندھے اور شلوکا پہنے گھوم رہا ہے۔ انہوں نے حافظ صاحب کو مشکوک سمجھ کر گاڑی میں بٹھا لیا۔ حافظ صاحب نے ان کو بتایا کہ میں یہاں یونیورسٹی میں پڑھتا ہوں لیکن سعودی سپاہی کب مانے ایسے میں ایک طالب علم حافظ صاحب کا پاسپورٹ وغیرہ لے آیا وہ پولیس کو دکھا کر جان چھوڑائی۔ یہ حافظ صاحب کی سادگی تھی، مولانا خلیق صاحب کے بیان کے مطابق حافظ صاحب بڑے عابد و زاہد اور داعی قسم کے نوجوان تھے۔ ہمیشہ ذکر الٰہی کا ورد کرتے رہتے۔ مولانا عبداللہ گورداسپوری صاحب جب کبھی سعودی عرب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جاتے تو حافظ صاحب کے تمام دوست مولانا صاحب سے ملتے اور ان کی دلچسپ گفتگو سن کر لطف اندوز ہوتے تھے۔ حافظ لقمان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی خوبیوں سے بہرہ مند کیا تھا ان کے انہی اوصاف و کمالات کے باعث اپنے پرائے سب ان کا احترام کرتے اور انہیں قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ میں 14 اگست 2002 کو مرحوم کے والد گرامی مولانا عبداللہ صاحب کی خدمت عالیہ میں تعزیت کیلئے بورے والہ حاضر ہوا وہ دیر تک حافظ صاحب کا تذکرہ کر کے ان کے حالات بیان کرتے رہے۔ فرمانے لگے اگر کوئی مجھ سے پوچھتا کہ بابا تم نے اپنی اولاد کو کیا پڑھایا تو میں کہتا حافظ لقمان کو میں نے دین پڑھایا اور ڈاکٹر سلمان اظہر کو دنیوی تعلیم دلوائی، پھر فرمانے لگے حافظ لقمان میری پہچان تھا۔ واقعی حافظ لقمان مولانا عبداللہ صاحب کی پہچان تھا اور مسلک اہلحدیث کی شان تھا۔

حافظ لقمان سلفی صاحب ایک عرصے سے مختلف عوارض میں مبتلا تھے۔ شوگر، بلڈ پریشر، اور دل کی تکلیف بنیادی امراض تھیں۔ اور یہی بیماریاں بالآخر ان کی موت کا سبب بنیں۔ 10 جون 2002 بروز پیر رات بارہ بجے نشتر ہسپتال ملتان میں توحید وسنت کا داعی حافظ لقمان سلفی اس دنیائے فانی سے کوچ کر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ، چار بیٹے، دو بیٹیاں اور بوڑھا والد، بہن بھائی اور سینکڑوں دوست احباب سوگوار چھوڑے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جامعہ سلفیہ کے طلبہ کی میٹرک کے امتحان میں شاندار کامیابی

جامعہ سلفیہ فیصل آباد جہاں دینی تعلیم کیلئے کوشاں ہے وہاں طلبہ کیلئے عصری علوم کے حصول کیلئے بھی مواقع مہیا کرتا ہے تاکہ معاشرے میں ہر قسم کے چیلنجوں کا مقابلہ کرسکیں۔ اس مقصد کیلئے جامعہ کے طلبہ کی ایک کثیر تعداد ہر سال میٹرک، ایف۔اے، بی۔اے، اور ایم۔اے کے امتحانات میں شامل ہوتی ہے۔ امسال میٹرک کے امتحان میں 25 طلبہ شریک ہوئے جنہوں نے بہت اچھے نمبروں سے امتحان پاس کیا۔ طلبہ کی تعداد اور نمبروں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

رولنمبر ز	نام	حاصل کردہ نمبرز
154377	محمد امین	477
154378	نذیر احمد	484
154379	عبدالرؤف	528
154380	محمد نوید	592
154381	منصور احمد	578
154382	بشارت اللہ	419
154385	محمد شعیب	555
154386	سہیل انور	578
154387	محمد امین سلفی	510
154388	محمد قیصر زکی	558
154389	محمد کاشف	449
154390	محمد عامر خان	497
151841	محمد احمد	657
88066	محمد غضنفر	668
459031	محمد عمر فاروق	529
133555	محمد ارشاد	517
87348	محمد جمیل	440
87349	عبدالسلام	(Eng)408
	محمد اکرام	436
156864	عاصم جاوید	572
179728	نوید احمد	514
88544	محمد شاہد	571
	مقبول احمد	Eng/Sce

نوٹ: نویں کلاس کے طلباء اس کے علاوہ ہیں جن کی تعداد 27 کے قریب ہے۔

© rasailojaraid.com